السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پاکستان میں غیر مسلموں کی متروکہ زمین (جس پر حکومت پاکستان نے مہاجرین کو آباد کیا، ہے،) کی پیداوار پر عشر ہے یا نہیں؟ جب کہ ہم مہاجرین تین گنا معاملہ ادا کرتے ہیں، زمین نہری ہو یا چاہی اور خراجی زمین کے متعلق بھی وضاحت فرمادی، کہ پاکستانی زمین خراجی ہے یا نہیں؟

۔ ہمارے چک نمبر ۸۰ میں جماعت نے اپنا بیت المال قائم کیا ہوا ہے، کی اس میں جو اجناس یا روپیہ جمع ہو، وہ آئندہ سال تک ختم ہوجانا چاہیے یا بچ بھی رہے تو کچھ حرج نہیں؟ ۲

۔ اگر بیت المال میں سے کسی ایسے شخص کو اناج یا روپیہ بطور قرضہ حسنہ دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں، جو کہ ایسا غریب نہیں ہے کہ صدقہ کا مستحق ہو، اور وقتی ضرورت بھی ہے، پھر وہ قرض بھی ادا کرسکتا ہے۔ ۳

ان سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کے دلائل سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیں تاکہ ہماری جماعت کا اختلاف دور ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

متذکرہ بالا سوالات کے متعلق کوئی صریح حدیث میری نظر میں نہیں ہے، میں اپنا فہم عرض کررہاہوں، اس لیے آپ کو اس پر قانع ہونے کی ضرورت نہیں، بہتر ہے کہ تسکین کے لیے علماء کی طرح رجوع کرلیا جائے۔

۔ پاکستان میں بعض زمینوں کی ملکیت متنازع فیہ ہے، جب تک دونوں حکومتیں فیصلہ نہ کریں، یہاں کی زمین کے متعلق حتمی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے، الاٹ منٹوں کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ بتدریج مستقل ملکیت کی طرف ۱ رجحان ہورہاہے، معاملہ کی شرح میں اس قدر اضافہ، یہ ظالمانہ فعل ہے، جس پر حکومت کو نظر ثانی کرنی چاہیے، اس کے باوجود صحیح مسلک کے مطابق ان پر عشر واجب ہوگا، حکومت لاعلمی کی وجہ سے معاملہ تو خراج کی طرح وصول کر رہی ہے، جو اسے انگریزی وراثت میں ملا ہے، حالانکہ زمین کی اسی نوعیت پر سب سے پہلے غور کرنا چاہیے تھا، چونکہ معاملہ زمین کی رقم کے مصارف وغیرہ اور عشر وزکوٰۃ کے مصارف الگ الگ ہیں، اس لیے معاملہ کی اس کثرت کے باوجود عشر اور زکوٰۃ کی فرضیت رہے گی۔

۔ بیت المال میں زکوٰۃ آجانے کے بعد اسے سال میں ختم کرنا ضروری نہیں، بلکہ حسب ضرورت ختم کرنا چاہیے، بیت المال کے مصارف کی نوعیت کا تعین حکومت کا فرض ہے، یا ان لوگوں کا جو بیت المال کا انتظام کریں۔ ۲

۔ زکوٰۃ کے مصارف قرآن میں متعین اور معلوم ہیں۔ ان میں صرف کرنا ضروری ہے۔ ۳

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينَ الآية

قرض دینے کے متعلق کوئی نص نظر میں نہیں۔ لیکن اگر اس عمل سے فقراء ومساکین کے حقوق کو نقصان نہ پہنچے، تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا، فقراء اور مساکین کی ضرورت کو بروقت پورا ہونا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 154-156

محدث فتویٰ